3 زری پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی طلب میں بحالی، ابھرتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ اور جاری کھاتے کے خسارے کے ردعمل میں اسٹیٹ بینک نے 25 بیسس پوائنٹس اضافے کے ساتھ پالیسی ریٹ کو بڑھا کر 7.25 فیصد کر دیا۔ نمو کی پائیداری کو یقینی بنانا اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنا اس فعال پالیسی طریقہ کار کا مقصد تھا۔ دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران قرضے واپس کیے گئے تھے۔ چینی اور چاول کی پروسیسنگ کے شعبوں میں موسمی قرضوں کی واپسی کے باوجود، جاری سرمائے کے قرضوں کی مجموعی طلب میں اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ خام مال کی لاگت میں اضافہ، معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور کاروباری اداروں کے اعتماد کی بحالی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی ٹرف (ٹی ای آر ایف) اسکیم نے معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ کیا جبکہ گاڑیوں اور مکاناتی زمروں سے ملنے والی اہم تحریک کی بدولت صارفی مالکاری میں تیزی جاری رہی۔ مہنگائی کے محاذ پر، سال بسال صارف اشاریہ قیمت مہنگائی جو مئی 2021ء سے کم ہو رہی تھی، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے اختتام تک بڑھ گئی، اگرچہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں معمولی کمی آئی۔ اگرچہ قوزی مہنگائی خاصی حد تک مستحکم رہی جبکہ توانائی کی مہنگائی بلند رہی، تاہم عمومی اعدادوشمار میں کمی بنیادی طور پر غذائی مہنگائی میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔ مہنگائی کی توقعات جو جولائی 2021ء میں خاصی حد تک مستحکم تھیں، ستمبر 2021ء میں بڑھ گئیں۔

3.1 پالیسی جائزہ

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی زری پالیسی نے اپنا رخ بدل لیا۔ پالیسی ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ، زیرِ جائزہ مدت کے دوران غیر تبدیل شدہ زری پالیسی ترتیب کا 14 ماہ کا طویل دور ختم ہو گیا۔ اگرچہ مالی سال کے آغاز میں منظر نامہ حوصلہ افزا دکھائی دیا، تاہم سہ ماہی کے اختتام تک مختلف محاذوں پر دباؤ سامنے آیا۔ خاص طور پر، بڑھتی ہوئی ملکی طلب، بیرونی شعبے کی کمزوریاں اور مہنگائی میں اضافے کے خطرات زیادہ نمایاں ہو گئے تھے۔ مالی سال کے آخر میں عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہونے والی بلند درآمدی مہنگائی کے باعث مہنگائی کی شرح میں اضافہ بھی متوقع تھا۔

مالی سال 22ء کے آغاز تک، کووڈ کی وجہ سے ہونے والی مندی کے بعد، کُلی معاشی بحالی مزید مستحکم ہو گئی۔ بلند تعدد کے حامل طلب کے اشاریوں میں مضبوط نمو دکھائی دیتی رہی۔ مثال کے طور پر، مالی سال 21ء میں جلد فروخت ہو جانے والی صارفی اشیا (ایف ایم سی جیز) اور ملکی سیمنٹ کی فروخت میں گذشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں اضافہ ہوا۔[1]،[2] اسی طرح فولاد کی درآمد اور مقامی پیداوار بھی بڑھ گئی۔ توانائی کی طلب بھی مضبوط رہی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں مسلسل بحالی کی عکاس ہے۔[3] اسی طرح، بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں مضبوط نمو برقرار رہی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں جاری مثبت رفتار کی عکاسی کرتی ہے۔[4]

جولائی 2021ء میں جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا، تو مہنگائی، جو اگرچہ بلند سطح پر تھی، جون 2021ء کے دوران کم ہو کر 9.7 فیصد ہو گئی تھی جبکہ اپریل 2021ء

---

1 مالی سال 21ء کے دوران 26 فہرستی ایف ایم سی جی کمپنیوں کی مجموعی فروخت میں 22.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ایک سال قبل 6.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

2 مالی سال 21ء کے دوران سیمنٹ کی فروخت میں 20.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 0.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

3 پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں مالی سال 21ء کے دوران 16.3 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ برس 11.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔

4 مالی سال 21ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 9.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔

میں یہ 11.1 فیصد تھی۔ جنوری 2021ء کے بعد سے حکومت کے انتظامی اقدامات اور گندم اور چینی کی نسبتاً بہتر پیداوار کی وجہ سے خوراک کی قیمتوں میں پہلی بار کمی واقع ہوئی۔ مزید بر آں، شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں قوزی مہنگائی مستحکم رہی، جس سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ توانائی اور غذائی مہنگائی نے ابھی تک عام قیمتوں میں سرایت نہیں کی تھی۔ علاوہ ازیں، جولائی 2021ء کے دوران مہنگائی کی توقع کا اشاریہ گھٹ گیا۔ ان پیشرفتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے، مالی سال 22ء کے لیے 7 تا 9 فیصد مہنگائی کی پیش گوئی کا اعلان کیا گیا تھا، جو کمی اور اضافے دونوں طرح کے خطرات سے مشروط تھی (**شکل 3.1**)۔[5] مزید بر آں، بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اگرچہ اضافہ ہوا تاہم، حکومت کی جانب سے پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) میں کمی سے ملکی سطح پر اس کے اثرات کو روکنے میں مدد ملی۔

شکل 3.1: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کا تخمینہ اور 12 ماہ کی حرکت پذیر اوسط

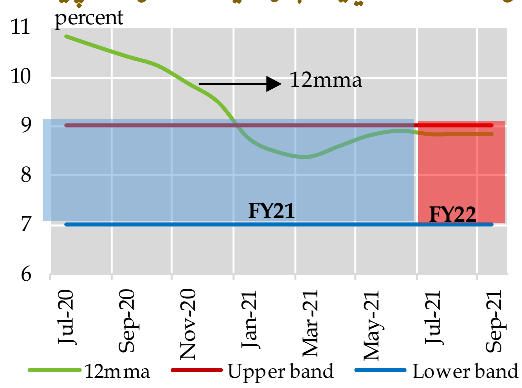

Source: Pakistan Bureau of Statistics and State Bank of Pakistan staff estimates

مسلسل ملکی بحالی اور غذا اور قوزی مہنگائی میں کمی کے بعد مہنگائی کے بہتر منظر نامے کے تناظر میں، زری پالیسی کمیٹی نے جولائی 2021ء کے اپنے فیصلے میں پالیسی ریٹ کو 7 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، زری پالیسی کمیٹی نے کہا کہ اگر طلب کے نتیجے میں دباؤ یا جاری کھاتے میں زدپذیری کے آثار ظاہر ہوئے تو پالیسی ریٹ معمول پر آنا شروع ہو جائے گا۔

جوں جوں سہ ماہی آگے بڑھی، جاری کھاتے کے خسارے اور مہنگائی پر دباؤ سامنے آنے لگا، جو ستمبر 2021ء میں جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا تو منظر نامے اور پالیسی فیصلے کے از سرِ نو جائزے کا سبب بنا۔ شرح سود میں اضافے کے فیصلے میں بالخصوص دو عوامل کارفرما رہے: (i) :جولائی 2021ء اور اگست 2021ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر بالترتیب 0.8 ارب ڈالر اور 1.5 ارب ڈالر ہو گیا، جس نے بڑھتی ہوئی ملکی طلب اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے دونوں کی عکاسی کی؛ (ii) اگرچہ جولائی 2021ء اور اگست 2021ء کے دوران سال بسال مہنگائی میں کمی آئی، تاہم بڑھتی ہوئی قیمتوں کی رفتار ماہ بہ ماہ بنیاد پر بالترتیب 1.3 فیصد اور 0.6 فیصد اضافے کے ساتھ نسبتاً بلند رہی۔ مزید بر آں، گھرانوں اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات قبل ازیں سروے کے دور کے مقابلے میں بڑھ گئیں۔ اس کے علاوہ، جولائی 2021ء کے دوران اجرتیں بھی بڑھ گئیں کیونکہ معاشی بحالی مزید مضبوط ہوئی۔ مستقبل میں، اجناس، بالخصوص توانائی، کی عالمی قیمتوں کے اثر کی ملکی قیمتوں تک منتقلی اور ملکی طلب کی سمت کے ساتھ ساتھ درآمدی مہنگائی کی وجہ سے بلند مہنگائی متوقع تھی (**شکل 3.2**)۔

شکل 3.2: درآمدات کے اکائی قدری اشاریے میں نمو

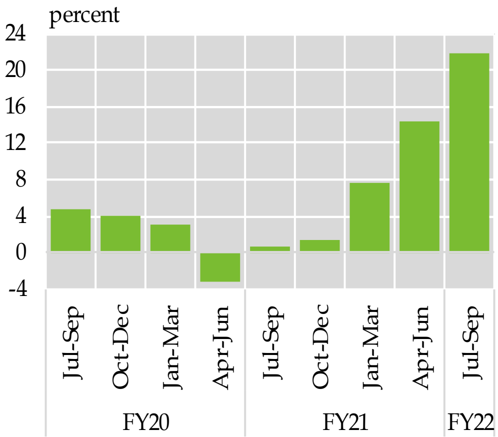

Source: Pakistan Bureau of Statistics

5 تنزلی کا خطرہ کووڈ19 کے دوبارہ سر اٹھانے سے منسلک تھا، جبکہ اضافے کے خطرات میں اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں متوقع اضافہ، ملکی توانائی کے نرخوں میں اضافہ، شرح مبادلہ کی ناسازگار حرکت پذیری اور غیر متوقع مالی توسیع شامل ہیں۔

بدلے ہوئے معاشی منظر نامے کے ساتھ، زری پالیسی کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی کی شرح کو 25 بی پی ایس اضافے سے بڑھا کر 7.25 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ جیسا کہ، زری پالیسی بیان (ایم پی ایس) میں بیان کیا گیا ہے، زری پالیسی کا فیصلہ نمو کی معاونت کے لیے اب بھی موزوں تھا۔ اس کے علاوہ، اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پائیدار نمو کو برقرار رکھنے، مہنگائی کی توقعات کو مستحکم رکھنے، اور معیشت میں وبائی مرض سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال میں کمی کے پیشِ نظر جاری کھاتے کے خسارے کی بڑھتی رفتار کو سست کرنے کے لیے مناسب پالیسی آمیزے پر زیادہ زور دینے کی ضرورت تھی۔

شکل 3.3: اہم شرح ہائے سود کے رجحانات

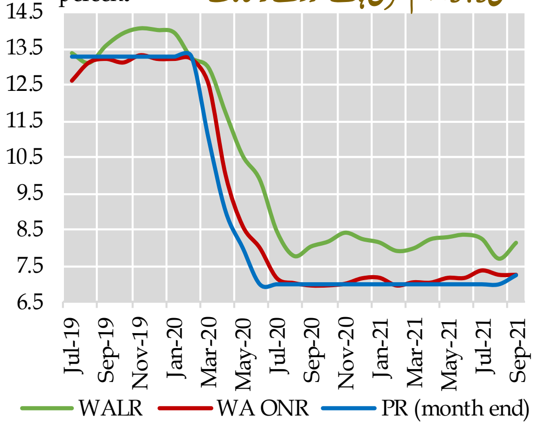

Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ پالیسی ریٹ بڑھانے کا فیصلہ اختتامِ ستمبر 2021ء تک ہوا، تاہم سہ ماہی کے دوران موافق پالیسی ماحول برقرار رہا: حقیقی شرح سود مستقبل کی بنیاد پر منفی رہی اور اسٹیٹ بینک کی معمول کی رعایتی نومالکاری اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف، ٹی ای آر ایف) کی دستیابی نے کاروباری اداروں کے لیے سازگار مالی صورتِ حال کی عکاسی کی (**شکل 3.3**)۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے مجموعی قرضے میں اضافہ ہوگیا، حالانکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں چینی اور چاول میں قرضوں کی موسمی واپسیوں کی وجہ سے واپسی درج کی جاتی ہے۔ سازگار پالیسی ماحول اور اقتصادی سرگرمیوں، ملکی اور برآمدی دونوں میں بحالی، سے سرمایہ کاری کے معین قرضوں (ٹی ای آر ایف کے تحت)، جاری سرمائے کی ضروریات اور صارفی مالکاری میں اضافہ ہوا۔ اقتصادی سرگرمی میں مجموعی اضافے اور کاروباری اعتماد میں بہتری[6] کے علاوہ، بڑھتی ہوئی ان پٹ لاگت (بالخصوص کپاس اور خوردنی تیل) نے بھی جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب میں اضافہ کیا۔

3.2 زری مجموعے

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرِ وسیع کی نمو کم ہو کر 0.6 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں نمو سے ہوا، جو خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں تخفیف سے جزواً زائل ہو گیا۔ اس کے برعکس، گذشتہ برس، زر کی فراہمی میں نمو مکمل طور پر خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے سے ہوئی تھی (**جدول 3.1**)۔

جدول 3.1: زری مجموعے (سہ 1)[ع]

ارب روپے؛ نمو فیصد میں

	استاک میں تبدیلی		نمو	
	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
زر2 (الف+ب)	260.5	149.5	1.2	0.6
الف۔ خالص بیرونی اثاثے	307.3	-32.9	59.5	-4.5
ب۔ خالص ملکی اثاثے	-46.8	182.4	-0.2	0.8
میزانی قرض گیری*	285.2	-33.5	2.1	-0.2
اسٹیٹ بینک	-281.9	-322.9	-4.3	-6.0
جدولی بینک	567.1	289.5	7.9	2.9
اجناسی کارروائیاں	-59.9	9.5	-7.4	1.1
نجی شعبے کا قرضہ	-76.6	226.4	-1.1	3.0
پی ایس ایز	-11.9	11.6	-0.8	0.8
دیگر اجزا خالص	-184.9	-31.3	-12.3	-1.7
زرِ محفوظ	-149.0	-195.9	-1.9	-2.3

ع: عبوری

* یہ اعداد و شمار واجب الوصول بنیاد پر ہیں۔ یہ اعداد و شمار نقد میں بینک مالکاری سے میل نہیں کھاتے، جیسا کہ باب 4 میں جدول 4.1 میں پیش کیے گئے ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

6 تفصیلی تجزیے کے لیے براہِ مہربانی **شکل 3.8** ملاحظہ کیجیے۔

اثاثے کے لحاظ سے، نجی شعبے کے قرضوں کے بلند استعمال، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور سرکاری اجناس کی خریداری کی ایجنسیوں کو قرض دینے کی وجہ سے این ڈی اے میں نمو ہوئی۔ قرضوں کی موسمی واپسی کی مدت ہونے کے باوجود، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضے میں 226.4 ارب روپے کا نمایاں اضافہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ برس 76.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ اس کے برعکس، بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کو قرضے کی واپسی کی وجہ سے بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری میں خالص واپسی درج کی گئی۔

جدول3.2:نیلامی کا خلاصہ

ارب روپے

	ہدف	عرصیت	پیشکش*	قبول شدہ
ٹریژری بلز				
م س22ءسہ1	4,700.0	4,174.6	9,335.2	4,425.4
م س21ءسہ1	1,800.0	2,703.8	5,112.4	2,047.3
پاکستان سرمایہ کاری بانڈز				
معین شرح				
م س22ءسہ1	450.0	1,053.0	943.9	399.6
م س21ءسہ1	420.0	101.4	448.9	249.2
رواں شرح				
م س22ءسہ1	525.0	0.0	1,330.6	916.8
م س21ءسہ1	830.0	0.0	1,970.4	870.6

*صرف مسابقتی بولیاں

ماخذ:اسٹیٹ بینک

جہاں تک خالص بیرونی اثاثوں کا تعلق ہے، اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ساتھ، اور ملکی اقتصادی بحالی میں تیزی آنے سے بڑھتی ہوئی درآمدات نے بیرونی شعبے پر دباؤ ڈالا۔ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف سے بنیادی اثر پڑا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرض کی واپسی اور زرِ مبادلہ امور نے مل کر یورو بانڈز کے اجرا اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے موصول ہونے والی رقوم کے اثرات کو زائل کر دیا۔ دریں اثنا، آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر کے عمومی اختصاص کے تحت مختص کردہ 2.75 ارب ڈالر سے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ نتیجتاً، بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 32.9 ارب روپے کی تخفیف ہوئی جبکہ گذشتہ برس 307.3ارب روپے کی توسیع ہوئی تھی۔

واجبات کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منفی 0.7 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں 1.6 فیصد نمو ہوئی تھی جبکہ ڈپازٹ جمع ہونے کی رفتار گذشتہ برس کی اسی مدت کے 2.0 فیصد کے مقابلے میں گھٹ کر 0.2 فیصد رہ گئی۔ ڈپازٹس کی نمو میں یہ سست روی جزوی طور پر اختتامِ جون 2021ء کے دوران ڈپازٹس کے بلند اساسی اثر کی وجہ سے تھی۔[7] اس کے علاوہ، نجی کاروباری ڈپازٹس میں 101.4 ارب روپے کا سکڑاؤ آیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 104.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سے بلند ان پٹ لاگتوں اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کے باعث ہونے والی کاروباری اداروں کی سیالیت کی بلند ضروریات کی عکاسی ہوتی ہے جس کی جزوی تلافی ڈپازٹس کے اخراج سے ہوئی۔

حکومتی قرض گیریاں

اس اثنا میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے بینکاری نظام کو 33.5 ارب روپے کی خالص میزانیہ واپسی درج کی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 285.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں پست بجٹ خسارے، بیرونی مالکاری رقوم کی دستیابی (خود بجٹ خسارے سے زائد) اور نان بینک شعبے سے بلند رقم جمع ہونے سے مجموعی طور پر پہلی سہ ماہی کے دوران مالکاری کے لیے ملکی بینکاری نظام پر حکومت کا انحصار کم کرنے میں مدد ملی۔ اس کے بجائے، حکومت نے مرکزی بینک سے قرضہ نہ لینے کے اپنے عزم پر عمل کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کو خالص 322.9 ارب روپے واپس کیے۔ اس دوران کمرشل بینکوں سے 289.5 ارب روپے کے نئے قرضے لیے گئے۔

[7] جون 2021ء کے دوران ڈپازٹس میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر 1.45 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ جون 2020ء میں 1.04 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

شکل 3.4: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹی بلز کی نیلامیوں میں بولی کا نمونہ

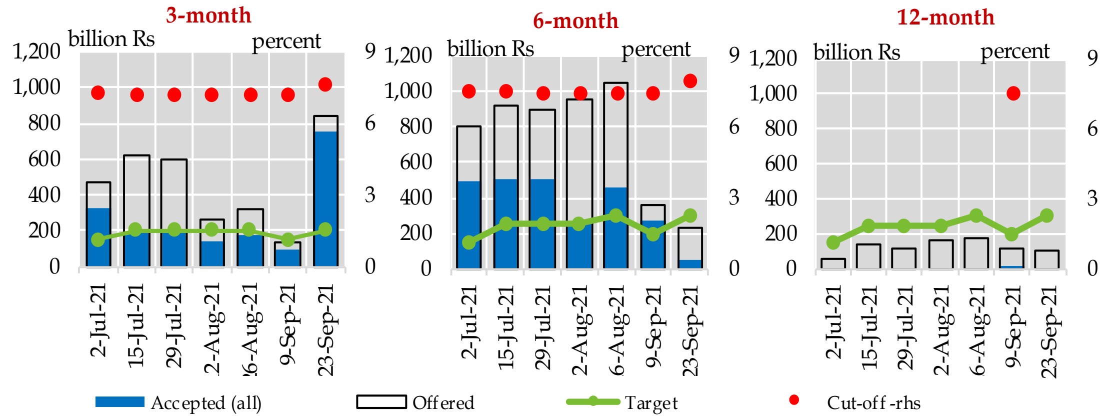

Source: State Bank of Pakistan

ابتدائی نیلامیاں

حکومت کا قبل از نیلامی کا ہدف عرصیت کے خالص کی بنیاد پر ٹی بلز اور رواں شرح پی آئی بیز کی طرف مائل رہا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معین شرح پی آئی بیز کا ہدف واجب الادا عرصیتوں سے 603.0 ارب روپے کم تھا، جس کی وجہ فلوٹرز اور ٹی بلز کے ذریعے زیادہ فنڈز جمع کرنے کی توقع تھی (**جدول 3.2**)۔

ٹی بلز کے ضمن میں، مارکیٹ کی شرکت اہداف سے زیادہ رہی۔ خاص طور پر سہ ماہی اور ششماہی ٹی بلز کے لیے پیش کش اور ہدف کا تناسب بالترتیب 2.5 گنا اور 3.0 گنا تھا۔ اس کے برخلاف، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے ہدف کے مقابلے میں سالانہ وثیقوں کی پیش کشوں پر صرف نصف رقم حاصل ہوئی جس سے پالیسی شرحوں میں اضافے کی مارکیٹ کی توقعات کا اظہار ہوتا ہے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے سے پہلے ہونے والی چھ نیلامیوں میں، حکومت قاطع شرح میں اضافہ نہ کرنے کی خواہش مند رہی۔ درحقیقت، جون 2021ء کی آخری نیلامی اور ستمبر 2021ء کے زری پالیسی اعلان سے قبل کی قاطع شرحیں سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ وثیقوں کے لیے بالترتیب 9 بی پی ایس، 10 بی پی ایس اور 7 بی پی ایس تک گھٹ گئیں۔ سہ ماہی کی آخری نیلامی میں رجحان الٹ گیا، جب زری پالیسی کمیٹی کے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کے اعلان کے بعد قاطع شرح بڑھادی گئی (**شکل 3.4**)۔[8] نتیجتاً، حکومت ٹی بلز کے لیے مقرر کردہ ہدف کو پورا نہیں کر سکی۔ مزید برآں، ثانوی بازار کی یافتوں نے بھی اسی رجحان کی پیروی کی اور شرح سود میں اضافے کے بعد ہی خطِ یافت اوپر چلا گیا (**شکل 3.5**)۔ اس طرح ستمبر 2021ء کے زری پالیسی فیصلے میں ریٹ میں بہت کم یا کوئی اضافہ نہ ہونے کی توقع کا اشارہ ملتا ہے۔

شکل 3.5: ثانوی بازار کی یافتیں

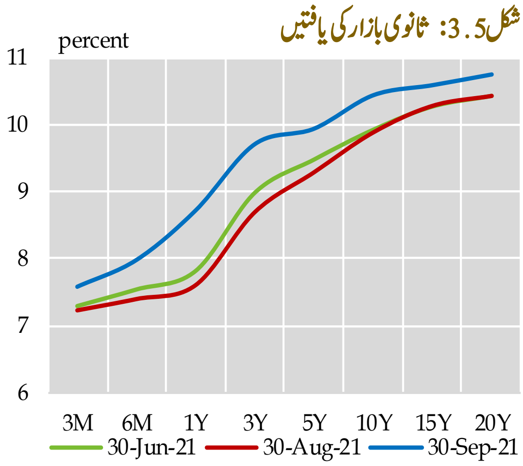

Source: Financial Markets Association of Pakistan

8 پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس کے اضافے کے جواب میں، سہ ماہی اور ششماہی کے لیے قاطع شرح بالترتیب 40 بی پی ایس اور 49 بی پی ایس تک بڑھ گئی۔

طویل مدتی بانڈز میں، حکومت رواں شرح آلاتِ قرض کے لیے بلند اہداف مختص کرنے کی طرف مائل رہی۔ عرصیت کے خالص کی بنیاد پر، فلوٹرز کے مجموعی اہداف معین شرح پی آئی بیز 603.0 ارب روپے کی خالص واپسی کے مقابلے میں 525.0 ارب روپے تھے۔ معین شرح پی آئی بیز کے لیے مارکیٹ کی پیش کش 943.9 ارب روپے تھیں جبکہ فلوٹرز کے لیے مارکیٹ نے 1,330.6 ارب روپے کی پیشکش کی تھی۔ موجودہ قاطع شرح کے مقابلے میں مارکیٹ کی طلب کردہ بلند یافتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے، حکومت نے معین کوپن پی آئی بیز سے صرف 399.6 ارب روپے قبول کیے۔ اس تناظر میں، فلوٹرز نے مارکیٹ کو متبادل فراہم کرتے ہوئے حکومت کو درمیانے سے طویل مدتی قرضے میں اضافے میں مدد کی تاکہ اپنے کھاتوں پر اضافی مدت کے خطرے سے بچ سکیں۔[9] فلوٹرز کی ان سازگار خصوصیات کو دیکھتے ہوئے، حکومت رواں شرح پی آئی بیز کے اجرا کے ذریعے 916.8 ارب روپے جمع کرنے میں کامیاب رہی۔ مزید برآں، 3 سالہ سہ ماہی کوپن پی آئی بی مارکیٹ میں فلوٹرز کا پسندیدہ آلہ رہا۔

شکل 3.6: شبینہ ریپو بازار

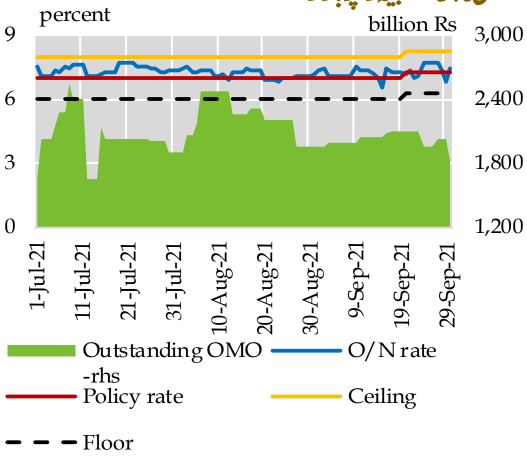

Source: State Bank of Pakistan

بین البینک سیالیت

نجی شعبے کے قرضے کا بھرپور استعمال، جدولی بینکوں سے نئے میزانیہ قرضے، اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے آپریشنز نے مجموعی طور پر کمرشل بینکوں کی روپے کی سیالیت کی ضروریات میں اضافہ کیا۔ دریں اثنا، امانتیں جمع ہونے کی رفتار سیالیت کے اس قلیل مدتی فرق کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔ ان دباؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے اپنے کھلے بازار کے سودوں کے ادخال میں اضافہ کیا (**شکل 3.6**)۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران باقی ماندہ خالص ادخال بڑھ کر 2.1 ٹریلین روپے کی اوسط تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 1.1 ٹریلین روپے تھے۔ 80 دنوں میں غیر مسلسل شبینہ شرحیں گذشتہ برس کی اسی مدت کے 54 دنوں کے مقابلے میں پالیسی ریٹ سے بلند رہیں۔ مزید برآں، شبینہ شرح میں پالیسی ریٹ سے اضافے کا انحراف بھی بڑھ گیا۔ ان اقدامات کے دوران شبینہ شرحیں پالیسی ریٹ سے اوسطاً 34 بی پی ایس زیادہ رہیں جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 24 بی پی ایس زائد رہی تھیں۔

3.3 نجی شعبے کا قرضہ

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے بیشتر عرصے میں، موافق پالیسی ماحول برقرار رہا۔ خاص طور پر، دورانِ سہ ماہی پست شرح سود اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیمیں (بالخصوص ٹی ای آر ایف) جاری رہیں۔ نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں 177.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 101.4 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔

عام طور پر مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں موسمی قرضے واپس کیے جاتے ہیں، لہٰذا مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں خالص قرض گیری درج کی گئی (**شکل 3.7**)۔ پست شرحِ سود اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں کے علاوہ، تین اہم عوامل کو بھی قرضے میں اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اوّل، صنعتی سرگرمیوں کی رفتار میں مزید بہتری آئی، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں 5.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 4.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ دوم، خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگتوں (خاص طور پر کپاس اور خوردنی تیل) نے جاری سرمائے کے قرضے کی طلب کو بڑھا دیا (**باکس: 3.1**)۔ آخراً، دورانِ سہ ماہی مجموعی کاروباری اعتماد میں بہتری آئی، جس کی عکاسی اگست 2020ء کے مقابلے میں اگست 2021ء میں اعتمادِ کاروبار کے اشاریے میں

9 شرح ہائے سود میں تبدیلی کے لیے دورانیہ بانڈ کی قیمت کی حساسیت کا ایک پیمانہ ہے۔ دورانیے کا خطرہ قرض کے آلات کی قدر میں ممکنہ تبدیلی کا خطرہ اور شرح سود میں تبدیلی ہے۔

اضافے سے ہوتی ہے۔ تاہم، جون 2021ء کے گذشتہ سروے کے مقابلے میں اشاریہ قدرے گھٹ گیا تھا (**شکل 3.8**)۔ مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی قبل ازیں صنعتی شعبے میں دیکھی جانے والی رجائیت کو کمزور کرنے میں کردار ادا کرسکتی ہے (**باب 2**)۔ دریں اثنا، زیرِ جائزہ مدت کے دوران گاڑیوں اور مکاناتی قرضوں کے اہم محرک کے ساتھ، پست شرح سود کی وجہ سے صارفی مالکاری میں اضافہ جاری رہا۔

شکل 3.7: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں کے اسٹاک میں تبدیلی

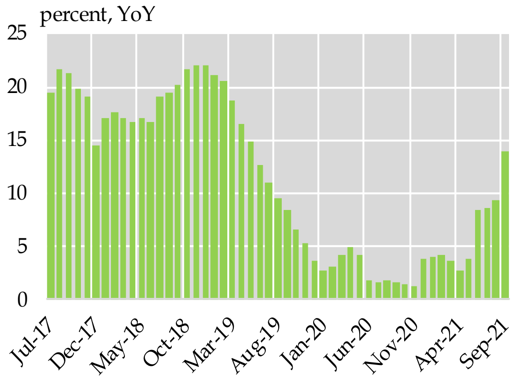

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.8: اعتمادِ کاروبار اشاریہ

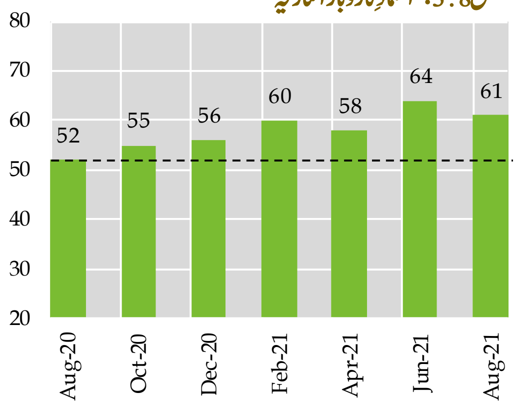

Source: State Bank of Pakistan

خام مال کی بلند لاگتوں نے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کو بڑھا دیا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں 63.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 165.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی (**جدول 3.3**)۔ چینی اور چاول کی پراسیسنگ جیسے شعبوں میں کچھ موسمی واپسی کے باوجود، بالخصوص خام مال کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے اس سال قرضوں کا مجموعی استعمال بلند رہا۔ مثال کے طور پر، اہم خام مال کی بلند قیمتوں کا اثر (جو عالمی قیمتوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے) ٹیکسٹائل اور خوردنی تیل کے کاروباری اداروں کی جانب سے بڑھی ہوئی قرض گیریوں میں خاصا نمایاں نظر آتا ہے۔

ٹیکسٹائل کے لحاظ سے، ملکی کپاس کی قیمتوں میں تقریباً 55 فیصد سال بسال اضافے[10] کے ساتھ مضبوط برآمدی کارکردگی (**باب 5**)، دونوں نے جاری سرمائے کے قرضوں کے لیے فرمز کی طلب بڑھادی جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 113.6 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 41.7 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ چونکہ اس شعبے میں بیشتر سرگرمی برآمدات پر مرکوز تھی، اس لیے قرضوں کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) سے پورا کیا گیا، جو 3.0 فیصد کی رعایتی شرح پر پیش کی گئی تھی۔[11]

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے علاوہ خوردنی تیل اور جانوروں کی چربی کے شعبے نے بھی قلیل مدتی قرضے لیے جبکہ گذشتہ برس خالص واپسی ہوئی تھی۔ عالمی منڈی میں خوردنی تیل کی بلند قیمتوں کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جس نے ان فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو بڑھادیا۔ مثال کے طور پر، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پام آئل کی عالمی قیمتوں میں 60 فیصد اضافے کے ساتھ زیرِ جائزہ مدت کے دوران اس کی درآمدات روپے کے لحاظ سے 58 فیصد سال بسال بڑھ گئیں۔

[10] ماخذ: کراچی کپاس ایسوسی ایشن

[11] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں برآمدی مالکاری بڑھ کر 33.7 ارب روپے ہوگئی، جو گذشتہ برس 5.1 ارب روپے تھی۔

جدول 3.3: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (سہ 1)

(بہاؤ ارب روپے میں)	مجموعی قرضے*		جاری سرمایہ**		معینہ سرمایہ کاری	
	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
نجی کاروباری ادارے	**-101.4**	**177.4**	**-165.6**	**63.3**	**59.6**	**89.2**
اشیا سازی	-156.4	109.7	-196.0	60.2	39.3	44.9
ٹیکسٹائل	-27.5	139.5	-41.7	113.6	14.2	23.5
نباتی و حیوانی تیل و چربی	-6.0	23.6	-8.3	21.5	2.3	2.1
صاف شدہ پیٹرولیم	-6.6	17.3	-6.7	14.3	0.0	3.0
کاغذ اور کاغذ کی مصنوعات	2.0	9.6	-1.4	7.5	3.4	2.1
موٹر گاڑیاں	-16.5	4.1	-16.8	2.1	0.3	2.0
لوہا اور فولاد	2.8	3.8	2.5	1.9	0.3	1.9
سیمنٹ، چونا اور پلاسٹر	-10.3	2.5	-11.5	1.2	1.2	1.3
بنیادی دوائی مصنوعات	17.4	-7.8	3.6	-6.8	13.8	-1.3
چاول کی پراسیسنگ	-15.2	-13.7	-15.8	-15.1	0.5	1.3
کھاد	9.3	-16.0	12.8	-23.9	-3.5	7.9
چینی	-82.3	-94.1	-82.7	-92.9	0.4	-1.3
ٹیلی مواصلات	1.7	19.4	5.1	-9.6	-3.4	29.0
بجلی کی پیداوار، ترسیل و تقسیم	9.1	8.8	-9.3	-5.0	18.4	13.8
کان کنی و کوہ کنی	-3.3	-5.7	-3.4	-8.6	0.1	2.9
تھوک اور خوردہ تجارت	17.9	18.8	15.6	15.6	2.3	2.2
زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری	3.7	8.0	6.1	5.7	-2.4	1.3
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری	0.6	4.4	3.1	4.0	-2.6	0.2
رئیل اسٹیٹ سرگرمیاں	1.1	0.9	-1.1	0.8	0.4	-0.9
تعمیرات	2.3	8.7	1.5	0.2	-0.3	-5.4

* سہ 1 م س 21ء اور سہ 1 م س 22ء کے مجموعی قرضوں میں 4.6 ارب روپے اور 24.9 ارب روپے کے تعمیراتی قرضے شامل ہیں، کیونکہ نجی کاروباری اداروں میں بین الشعبہ جاتی ردوبدل کی بنا پر جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 28 برائے 2020ء)، ** جاری سرمائے کے قرضے میں تجارتی مالکاری شامل ہے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

اس اثنا میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صاف شدہ پیٹرولیم میں 14.3 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.7 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ ملک میں تیز رفتار اقتصادی سرگرمیوں کے دوران ایندھن کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے تیل کی بڑی ریفائنریوں نے قلیل مدتی قرضے لیے۔ یہ زیر جائزہ مدت کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 17.9 فیصد سال بسال نمو سے ہم آہنگ ہے۔

اس کے برعکس، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چینی اور چاول کی پروسیسنگ کی فرمز نے موسمی قرضے واپس کیے، جیسا کہ **شکل 3.9** میں دکھایا گیا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مالی سال کی دوسری سہ ماہی بالعموم وہ مدت ہوتی ہے جس میں خریف کی دونوں فصلوں (چاول اور گنا) کے لیے موسمی قرضے لیے جاتے

ہیں۔[12] کھاد کے ضمن میں، زیرِ جائزہ مدت کے دوران سیالیت کی بہتر صورتِ حال سے ان فرموں کو اپنے قرضوں کی ادائیگی میں مدد ملی۔ یہ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شعبے کی فروخت کے محاصل میں اضافے سے ہم آہنگ ہے، جیسا کہ کھاد کے بڑے فہرستی کاروباری اداروں کے مالی گوشواروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس سہولت کے ساتھ، شعبے نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 23.9 ارب روپے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس اس میں 12.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

شکل 3.9: اہم شعبوں کو جاری سرمائے کے قرضوں کا بہاؤ (سہ 1)

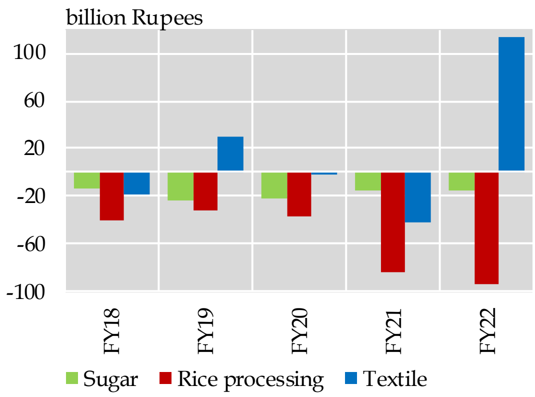

Source: State Bank of Pakistan

ٹی ای آر ایف کے تحت دیے گئے معین سرمایہ کاری قرضے

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کے تحت 89.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے، جبکہ گذشتہ برس 59.6 ارب روپے تھے۔ کاروباری اداروں نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالی اسکیموں، بالخصوص، ٹی ای آر ایف سے استفادہ کیا۔ 434.7 ارب روپے کی مجموعی منظور شدہ رقم میں سے، ستمبر 2021ء کے آخر تک کُل 198.8 ارب روپے (46 فیصد) کے قرضے تقسیم کیے گئے۔ ٹی ای آر ایف کے ذریعے تقسیم کیے گئے قرضے بڑھ کر 60.2 ارب روپے ہو گئے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران صرف 6.7 ارب روپے تھے۔ **(شکل 3.10)**۔

شکل 3.10: ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف کے تحت مجموعی ادائیگیاں

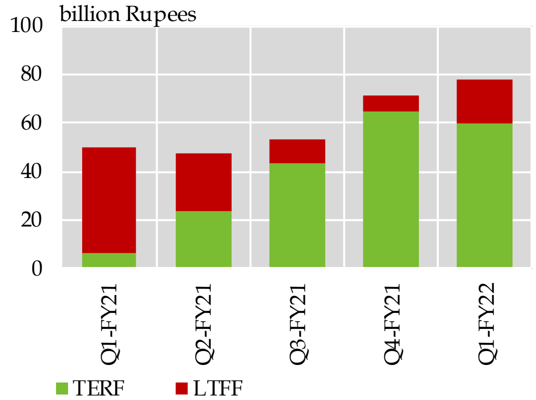

Source: State Bank of Pakistan

اشیاسازی کے زمروں میں، مجموعی معین سرمایہ کاری قرضوں میں ٹیکسٹائل کا حصہ سب سے زیادہ رہا، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شعبے نے 23.5 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 14.2 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ٹیکسٹائل کے کاروباری اداروں نے بنیادی طور پر ٹیکسٹائل مشینری درآمد کرنے اور استعداد کو بڑھانے کے لیے طویل مدتی قرضے لیے۔ یہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں سال بسال نموسے بھی ہم آہنگ ہے۔[13]

اس اثنا میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے کاروباری اداروں نے طویل مدتی قرضوں میں 7.9 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس کے دوران 3.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ ایک سرکردہ کھاد ساز ادارے کے مالی گوشواروں کے مطابق، اس نے قابلِ تجدید توانائی کے کاروبار میں اکثریتی حصص کے حصول کے لیے بنیادی طور پر بینک مالکاری پر انحصار کیا۔

غیر اشیاسازی زمروں میں، ٹیلی مواصلات اور برقی بجلی کے شعبوں کی قرض گیری نمایاں تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی کام شعبے نے 29.0 ارب

12 موسمی قرض گیری اور قرضے کی واپسی کے بارے میں تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء **باب 3**۔

13 پاکستان دفترِ شماریات کے مطابق، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں 20.9 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 141.1 فیصد اضافہ ہوا۔

روپے کے قرضے لیے جبکہ گذشتہ برس 3.4 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ ٹیلی کام کے بڑے کاروباری اداروں نے استعداد میں اضافے اور نیٹ ورک کی جدت کاری کے لیے معین سرمایہ کاری کے قرضے لیے۔ اسی دوران، بجلی کے شعبے کی قرض گیری بڑھی، تاہم یہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھی۔ یہ بنیادی طور پر ایک اہم یوٹیلٹی کمپنی کی جانب سے قرض گیری کو ظاہر کرتی ہے تاکہ ملکیت کی تبدیلی کی وجہ سے پیرنٹ کمپنی کے قرض کا جزوی طور پر تصفیہ کیا جاسکے۔

جدول 3.4: صارفی مالکاری (سہ 1)

(بہاؤ ارب روپے میں)	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
صارفی مالکاری	**38.1**	**58.5**
گاڑیوں کے قرضے	21.3	30.1
مکاناتی قرضے	0.9	14.9
ذاتی قرضے	12.5	7.4
کریڈٹ کارڈز	6.1	3.8
پائیدار صارفی مصنوعات	-2.6	2.3

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

شکل 3.11: صارف اشاریہ قیمت

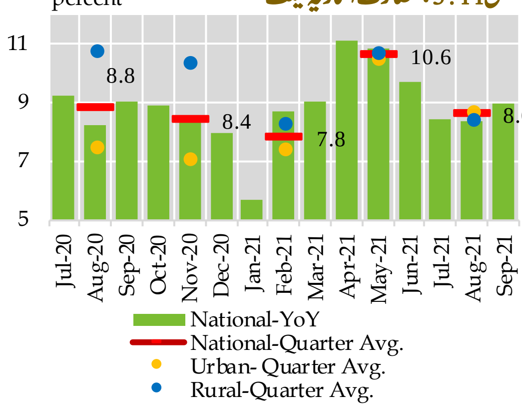

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیوں اور مکاناتی قرضوں میں صارفی مالکاری کا حصہ غالب رہا

صارفی مالکاری میں مزید اضافہ ہوا اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران میں 58.5 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس 38.1 ارب روپے تھا۔

بینکوں کے صارفی مالکاری کے جزدان میں گاڑیوں کے قرضوں کا غالب حصہ جاری رہا، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کاروں کی فروخت میں 80.6 فیصد سال بسال نمو اور جیپوں کی فروخت میں 132.6 فیصد سال بسال نمو سے ہم آہنگ ہے۔[14] مزید برآں، کار کے کچھ اسمبلرز کی جانب سے متعارف کروائی گئی مسافر کاروں (1300 سی سی اور زائد) کی نئی اقسام نے گاڑیوں کی مالکاری کی طلب کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

گاڑیوں کے قرضوں کے علاوہ، صارفی قرضے میں اضافے کی وضاحت بڑی حد تک مکاناتی قرضوں سے کی جاسکتی ہے، جس میں 14.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس صرف 0.9 ارب روپے بڑھے تھے (**جدول 3.4**)۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ ملک میں مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، جولائی 2020ء میں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو پابند کیا کہ وہ دسمبر 2021ء تک اپنے مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کے جزدان کو بڑھا کر اپنے ملکی نجی شعبے کے قرضوں کے کم از کم 5 فیصد تک لے جائیں۔ 30 ستمبر 2021ء تک اسٹیٹ بینک کی جانب سے طے کردہ مجموعی سہ ماہی ہدف کا تقریباً 94 فیصد تک حاصل کر لیا گیا۔ جہاں تک پست لاگت تعمیراتی قرضوں کا تعلق ہے، بینکوں نے میرا پاکستان میرا گھر (ایم پی ایم جی) کے تحت 30 ستمبر 2021ء تک 72 ارب روپے کے قرضوں کی منظوری دی، جس میں سے 16.97 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔ اس کے نتیجے میں، بینکوں کا مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کا جزدان ستمبر 2021ء کے اختتام تک بڑھ کر 305 ارب روپے ہو گیا، جو ایک سال قبل 166 ارب روپے تھا۔

3.4 مہنگائی

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں قومی عمومی مہنگائی کی شرح 8.6 فیصد رہی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 فیصد تھی (**شکل 3.11**)۔ گروپ کے لحاظ سے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ غذائی مہنگائی، بالخصوص غیر تلف پذیر اشیا، عمومی مہنگائی کا اہم حصہ بنی رہیں، اس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی (این ایف این ای) گروپ کا نمبر آتا ہے (**شکل 3.12**)۔ اگرچہ مہنگائی کی 12 مہینوں کی اوسط مستحکم رہی، تاہم

14 ماخذ: پاکستان آٹو موٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں جاری اضافے، ملکی طلب میں بحالی اور شرح مبادلہ میں فرسودگی کے تاخیری اثر نے بنیادی باسکٹ کے مختلف ذیلی گروپوں میں قیمتوں پر دباؤ جاری رکھا(**باکس 3.1**)۔ دریں اثنا، ایندھن کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ملکی ایندھن کی قیمتیں بڑھنے کے باعث مجموعی مہنگائی میں توانائی کی مہنگائی کا حصہ بھی بڑھ گیا۔ مزید برآں، تھوک اشاریہ قیمت (ڈبلیو پی آئی) میں اضافہ جاری رہا، جو معیشت میں مہنگائی کے مستقل لاگتی دباؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

شکل 3.12: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی

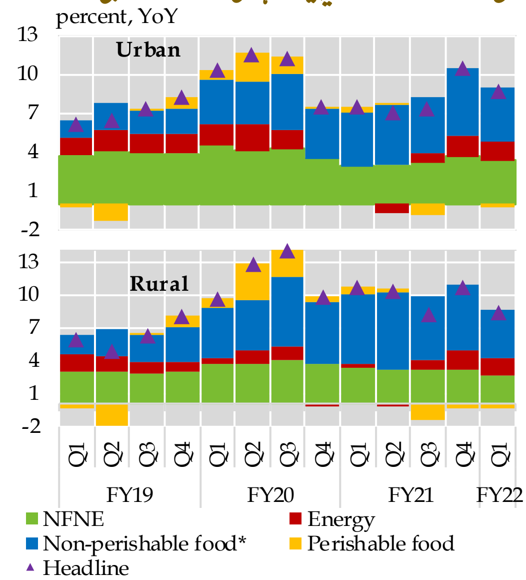

*Inclusive of alcohol beverages and readymade food

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ماہانہ جُز وار اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ مہنگائی کی شرح، جو مئی 2021ء سے کم ہو رہی تھی، ستمبر 2021ء میں بڑھ کر 9.0 فیصد ہوگئی جبکہ جولائی 2021ء اور اگست 2021ء دونوں میں 8.4 فیصد تھی۔ ماہ بہ ماہ ریڈنگز نے بھی سہ ماہی کے اختتام تک مہنگائی کے شدید دباؤ کو ظاہر کیا(**شکل 3.13**)۔

شکل 3.13: قومی صارف اشاریہ قیمت – ماہ بہ ماہ

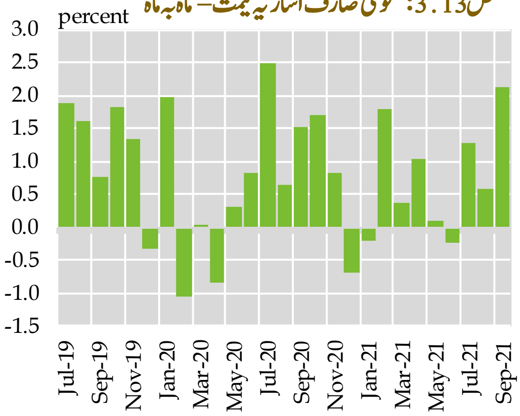

Source: Pakistan Bureau of Statistics

باکس 3.1: اجناس کی عالمی قیمتوں کے تیزی سے اضافے کے محرکات: اجناس کی قلت اور رسد کی رکاوٹیں

طلب میں بحالی کے باعث جولائی 2020ء سے عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ کووڈ سے متعلق پابندیوں میں نرمی کے بعد دنیا کے مختلف حصوں میں معیشتیں کھلنا شروع ہوگئی ہیں۔ تاہم، مئی 2021ء سے قیمتوں کے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا(**شکل 3.1.1**)۔ اس پس منظر میں، عالمی قیمتوں میں اضافے کے محرکات کے ابتدائی تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ، اگرچہ اشیا کی طلب پہلے سے ہی مستحکم تھی، تاہم رسد سے متعلق کثیر جہتی رکاوٹوں نے قیمتوں کے دباؤ میں نمایاں طور پر حصہ لیا۔ عالمی لاجسٹکس سے پیدا ہونے والے اضافی مسائل، بالخصوص نقل و حمل کی رکاوٹوں نے، پہلے سے بڑھتی ہوئی قیمتوں پر مزید دباؤ ڈالا۔

عالمی اجناسی منڈیاں:

2021ء کے دوران بیشتر اجناس کی قیمتیں 2011ء میں دیکھی گئی اجناس کی مہنگائی کی سطح پر پہنچ گئیں یا اس سے تجاوز کر گئیں۔ کووڈ کی عالمی وبا کے دوران رسدی زنجیر کے تعطل کے ساتھ ساتھ طلب میں اضافے کے علاوہ ناموافق موسمی حالات نے بہت سی اجناس کی رسد کی حرکیات کو بگاڑ دیا۔

توانائی کا شعبہ

خام تیل: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران طلب میں بحالی، موسم سے متعلقہ رسدی تعطل اور اوپیک اور اس کے شراکتی اداروں کی جانب سے منضبط پیداوار کی وجہ سے خام تیل کی قیمتوں میں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔[15] امریکہ میں تیل کی پیداوار سمندری طوفان آئیڈا کی وجہ سے متاثر ہوئی جبکہ اوپیک اور اس کے شراکت داروں نے بحالی اور سپلائی کی بندشوں کی وجہ سے طے شدہ مقدار سے کم پیداوار کی تھی۔[16] اس کے علاوہ، تیل کی قیمتوں میں اضافے کو قدرتی گیس کی بلند قیمتوں سے بھی تقویت ملی، کیونکہ یہ اس جنس کا قریبی متبادل ہے۔

قدرتی گیس: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قدرتی گیس کا آئی ایم ایف کا اشاریہ 324 فیصد بڑھ گیا۔ شدید موسمی حالات کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ برازیل کو خشک سالی کی وجہ سے بجلی پیدا کرنے کے لیے ہائیڈرو سے قدرتی گیس کی طرف منتقل ہونا پڑا۔ اسی دوران، کوئلے کی عالمی منڈی کو رسد کے ضمن میں خاصی رکاوٹوں کا سامنا رہا۔ نتیجتاً، متبادل جنس ہونے کی وجہ سے بعض صورتوں میں قدرتی گیس کی طلب میں اضافہ ہوا۔ دریں اثنا، یورپ کو 21-2020ء کی شدید سردیوں کے باعث قدرتی گیس کے ذخائر میں کمی کا سامنا رہا، جس کی وجہ سے انھوں نے معمول سے زائد اسٹاک اکٹھا کر لیا۔

شکل 3.1.1: عالمی اجناس کے اشاریے

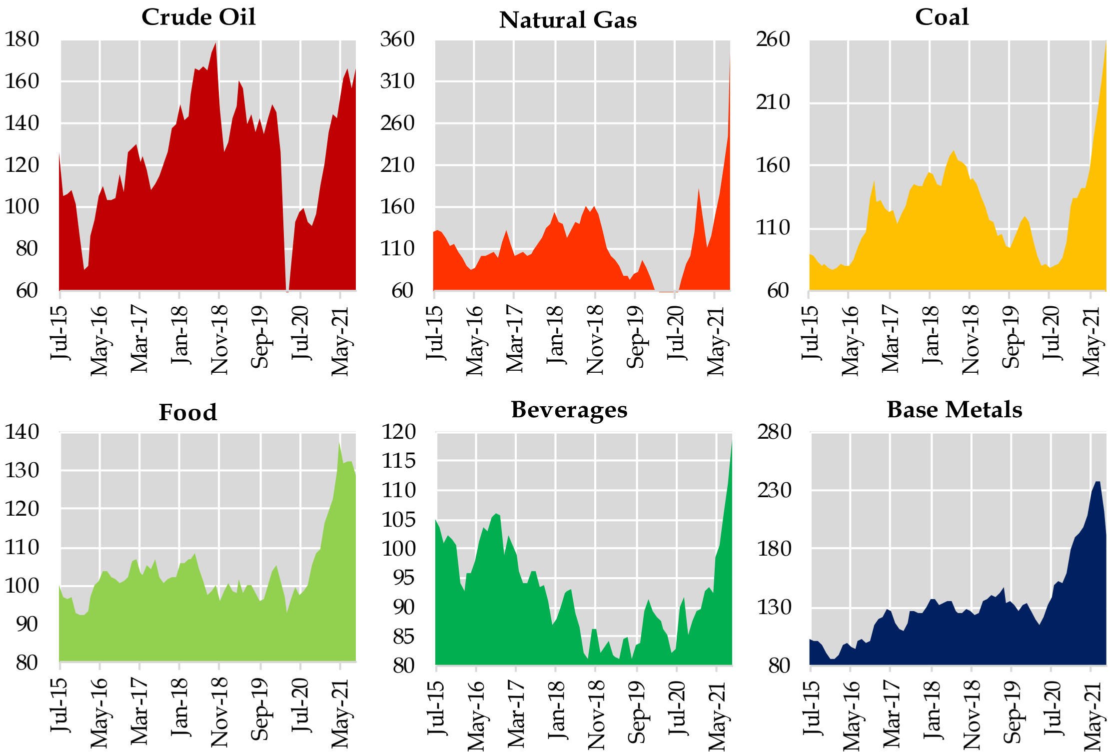

Source: International Monetary Fund

Blogs.worldbank.com[15]

https://www.iea.org/reports/oil-market-report-september-2021[16]

کوئلہ: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف کے کوئلے کے اشاریے میں تقریباً 191 فیصد اضافہ ہوا۔ اضافے کی بنیادی وجہ چین کی جانب سے مضبوط طلب تھی کیونکہ ناموافق موسمی حالات (جنوبی چین میں رواں سال کے آغاز میں خشک سالی جیسی کیفیت) نے برقابی ڈیموں کو خشک کر دیا اور کوئلے کی طلب بڑھادی۔ دریں اثنا، رسد کے محاذ پر، غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے انڈونیشیا سے آنے والی پیداوار سے متاثر ہوئی، جبکہ نقل و حمل کی رکاوٹوں کی وجہ سے بحری ترسیل میں تاخیر ہوئی۔ اسی دوران، قیمتوں کا دباؤ اس وقت مزید شدت اختیار کر گیا جب قدرتی گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث جاپان اور یورپ میں کچھ فرمیں کوئلے کی طرف منتقل ہونا شروع ہو گئیں۔

دھاتیں اور کپاس کی منڈی

سستی دھاتیں: معیشتوں کے دوبارہ کھلنے، یعنی سفری پابندیوں میں آسانی، اشیاسازی کی صنعتوں میں بحالی کی وجہ سے طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کی ناآسودہ طلب نیز کچھ رسدی رکاوٹوں کی وجہ سے بالعموم دھات کی قیمتوں پر اضافے کا دباؤ پڑا۔

فولاد اور ایلومنیم: فولاد کی پیداوار کو کم کرنے کے چین کے فیصلے کی وجہ سے فولاد کی قیمتیں بڑھنے لگیں کیونکہ چین فولادی پلانٹس سے کاربن کے اخراج کو کم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔[17] اسی طرح، گنی، جو کہ خام لوہے کا دنیا کا دوسرا بڑا پیداکار (producer) ہے، اور چین کا ایک اہم رسد کار ہے، میں فوجی قبضے کے نتیجے میں غیر یقینی صورتِ حال کے بعد ایلومنیم کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

کپاس: مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کپاس کی قیمتوں میں 44.6 فیصد اضافہ ہوا، جو تقریباً 10 سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ عالمی رسد میں کمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو بڑھا رہی ہے کیونکہ شدید موسمی حالات نے امریکہ میں کپاس کی پیداوار کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے، جو اس جنس کے بڑے برآمد کنندگان میں سے ایک ہے۔ دریں اثنا، چین اور پاکستان سمیت ٹیکسٹائل کے بڑے برآمد کنندگان کی طرف سے بھی کپاس کی طلب کافی مضبوط تھی۔

جدول 3.1.1: اہم پیداکاروں کی پیداوار

ملین میٹرک ٹن

	2020-21ء (ابتدائی تخمینے)	2021-22ء (نومبر 2021ء کا تخمینہ)
گندم		
روس	85.4	74.5
امریکا	49.7	44.8
چینی		
برازیل	42.1	36.0
کپاس		
چین	29.5	26.7

ماخذ: یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈپارٹمنٹ آف ایگریکلچر

خوراک اور مشروبات گروپ

گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خوراک کی عالمی قیمتوں میں تقریباً 33 فیصد اضافہ ہوا، جو ایک دہائی کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ مضبوط طلب اور رسد کی قلت، موسمی حالات کی شدت اور رسدی زنجیر میں رکاوٹیں قیمتوں میں مسلسل اضافہ کر رہی ہیں۔

گندم: مضبوط عالمی طلب کے دوران برآمدی دستیابی میں سختی سے گندم کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا۔ دریں اثنا، بنیادی طور پر شمالی امریکہ میں طویل خشک سالی کے ساتھ ساتھ قزاقستان اور روسی فیڈریشن میں منفی موسم کی وجہ سے پیداوار میں کمی کے باعث قیمتیں بلند رہیں (**جدول 3.1.1**)۔[18]

17 اجناسی منڈیوں کا منظر نامہ - اکتوبر 2021ء (عالمی بینک)

18 ایف اے او غذائی قیمت کا اشاریہ - ستمبر 2021ء

چینی: طویل خشک اور منجمد موسمی حالات کی وجہ سے برازیل، جو دنیا بھر میں چینی کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے، میں پیداوار میں کمی کے خدشات سے چینی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کو تقویت ملتی رہی۔

خوردنی تیل: بائیو ڈیزل کی بڑھتی ہوئی طلب اور موسم کے غیر معاون انداز کی وجہ سے مارچ 2020ء سے خوردنی تیل کی فصلوں کی قیمتوں کے اشاریے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نیز، تارکین وطن مزدوروں کی مسلسل قلت کی وجہ سے ملائیشیا میں پام آئل کی ممکنہ کم پیداوار کے خدشات کے باعث قیمتیں تاریخ کی بلند سطح پر رہی ہیں۔

شکل 3.1.2: پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس

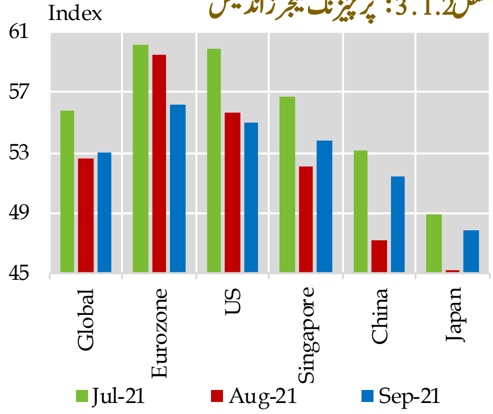

Source:tradingeconomies.com

کافی: کافی کی پیداوار کے بڑے ممالک میں آب و ہوا کے حالات اور مال برداری کے بڑھتے ہوئے اخراجات نے رسد سے متعلق خدشات کو جنم دیا، جس کی وجہ سے کافی کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔ حالیہ سرد موسم سے متاثر ہونے والی برازیل کی فصل کے بارے میں خدشات درج بلند اتار چڑھاؤ پر منتج ہوئے۔

رسدی زنجیر کی رکاوٹیں:

اجناس سے متعلق طلب اور رسد کی حرکیات کے علاوہ، رسدی زنجیر کی رکاوٹوں نے قیمتوں کے دباؤ کو مزید بڑھا دیا، جو اجناس کی قیمتوں میں سرایت کرتا اور مہنگائی کو ہوا دیتا رہا۔[19] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بالخصوص مال برداری چارجز میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔

شکل 3.1.3: بذریعہ کنٹینر باربرداری کی نشانیہ شرح*

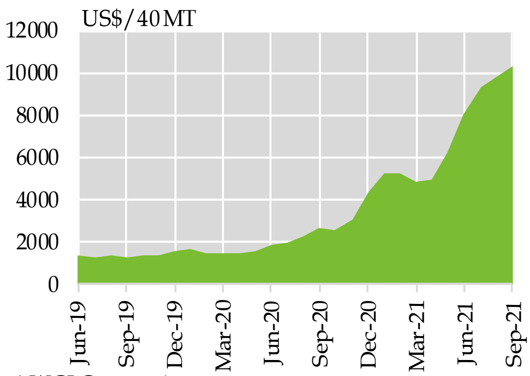

* WCI Composite

Source: Bloomberg

وبا کے بعد عالمی تجارت میں تیزی سے بحالی اور سخت لاک ڈاؤنز کے بعد معیشتوں کے دوبارہ کھلنے سے بندر گاہوں پر زیادہ ہجوم کے ساتھ ساتھ رسدی زنجیر میں نمایاں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔[20] بندر گاہوں پر استعداد سے متعلق رکاوٹوں کے علاوہ، مزدوروں کی کمی معمول کے آپریشنز میں رکاوٹ بنتی رہی۔ رسدی زنجیر کے ان مسائل کے نتیجے میں ترسیل میں تاخیر ہوئی، بالخصوص ان شعبوں میں جو خام مال کے مسائل کا سامنا کر رہے تھے۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بہت سی معیشتوں کی اقتصادی سرگرمیاں متاثر ہوئیں جیسا کہ پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس (پی ایم آئی)[21] سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 3.1.2**)۔ اوسطاً، رسدکاروں کی ترسیل کے اوقات، جو پی ایم آئی کا ایک ذیلی اشاریہ ہیں[22]، چاروں اہم معیشتوں تک پھیل گئے۔[23] جس کے نتیجے میں، مال برداری کی شرحیں نمایاں طور پر بڑھ گئیں (**شکل 3.1.3**)۔

---

19 آئی ایم ایف عالمی اقتصادی منظر نامہ- اکتوبر 2021ء

20 صنعت کے ماہرین کے مطابق، امریکی مغربی ساحلی بندرگاہوں لانگ بیچ اور لاس اینجلس اور شنگھائی اور ننگبو کے چینی ٹرمینلز سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

21 پی ایم آئی اشیاسازی اور خدمات میں اقتصادی رجحانات کی مروجہ سمت کی نشاندہی کرتا ہے۔

22 رسد میں تاخیر، استعدادی رکاوٹوں اور قیمت کے دباؤ کا وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا اظہاریہ ہے۔

23 امریکہ میں رسدی زنجیر کی طوالت کا درجہ بلند ترین تھا، اس کے بعد برطانیہ اور یورو زون کا نمبر آتا ہے۔

مختصراً، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران طلب میں اضافے اور موسم سے متعلق رسدی رکاوٹوں کے باعث اشیا کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ نقل و حمل کی بڑھتی ہوئی لاگت نے عالمی قیمتوں کے دباؤ کو مزید تیز کر دیا جس سے عالمی مہنگائی کی شرح میں مزید اضافہ ہو گیا۔

مہنگائی کی توقعات ملی جلی تصویر پیش کرتی ہیں

جولائی 2021ء کی پہلی ششماہی میں کیے گئے اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) اور جون 2021ء کی دوسری ششماہی میں اعتماد کاروبار سروے (بی سی ایس) سے جمع کیے گئے شواہد کے مطابق، مالی سال 22ء کے آغاز پر مہنگائی کی توقعات معقول حد تک مستحکم تھیں، کیونکہ نتائج سے پتا چلتا ہے کہ صارفین اور کاروباری مہنگائی کی توقعات کے اشاریے میں تنزلی آئی۔ تاہم، ستمبر 2021ء میں، گھرانوں اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا (**شکل 3.14**)۔ صارفی مہنگائی کے متوقع اشاریے میں اضافہ تینوں زمروں (خوراک، توانائی اور غیر غذائی غیر توانائی) میں اضافے کی وجہ سے دیکھا گیا؛ تاہم، خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مہنگائی کی توقعات کے مجموعی اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔

شکل 3.14: مہنگائی کی توقعات

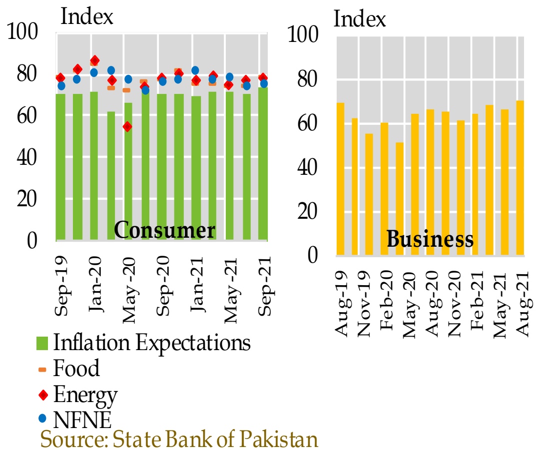

Source: State Bank of Pakistan

عمومی مہنگائی میں غذائی مہنگائی کا حصہ سب سے زیادہ رہا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں کے غذائی اشاریے میں بالترتیب 10.1 فیصد اور 8.5 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 12.9 فیصد اور 15.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ رفتار میں کمی کے باوجود، مجموعی مہنگائی میں غذائی گروپ کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ شرحِ مبادلہ کی فرسودگی کے تاخیری اثر کے علاوہ خوراک کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ خوراک کی قیمتوں میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالتا رہا (**شکل 3.15**)۔

جُز وار تجزیہ بتاتا ہے کہ خوردنی تیل اور پولٹری کے شعبوں میں مہنگائی کی شرح گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ خوردنی تیل اور گھی کی مصنوعات کے ضمن میں، جولائی 2020ء سے یہ ادارے پام آئل اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے مقابلہ کر رہے ہیں (**شکل 3.16**)۔ سویابین اور پام کی درآمدات کی اکائی قیمتیں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 70 فیصد سے زائد بڑھ گئی ہیں۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پولٹری کے اشاریے (شہری اور دیہی علاقوں دونوں میں) تقریباً 14 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں کمی درج کی گئی تھی۔ مہنگائی میں اضافہ بنیادی طور پر قیمتوں میں بحالی کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ گذشتہ برس سخت اور جزوی لاک ڈاؤن کے نفاذ کے دوران طلب پست ہونے کی وجہ سے مرغی کے گوشت کی قیمتیں گر گئی تھیں۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پکی پکائی غذا کے گروپ (پکی پکائی مرغی، گائے کا گوشت، بریانی، روٹی اور چائے) کی قیمتوں میں دوہندسی مہنگائی درج کی گئی۔ یہ خام مال جیسے گندم، خوردنی تیل مرغی اور نقل و حمل کی قیمتوں میں بالواسطہ اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔

اگرچہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران نسبتاً بہتر پیداوار (**شکل 3.17**)، گندم کی مناسب خریداری (**شکل 3.18**) اور درآمدات[24] کے درمیان گندم کی مہنگائی محدود رہی، تاہم گندم کے آٹے کی مہنگائی بڑھی رہی۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی)[25] میں اضافے، اور گندم کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے فلور ملوں کو اجرا قیمت میں اضافہ،[26] اور اجرا کی قیمت کے اعلان میں تاخیر اور سہ ماہی کے اختتام تک خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے اسٹاک کے اجرا کو اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

چینی کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کے دوران دوہندسی مہنگائی درج کی گئی جو گنے کے لیے کم از کم امدادی قیمت میں اضافے کی جزوی طور پر عکاسی کرتی ہے۔[27] تاہم گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سست روی دیکھی گئی، جو مالی سال 21ء میں گنے کی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند درآمدات کو اس سست روی کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔[28]

شکل 3.15: غیر تلف پذیر غذائی گروپ میں مہنگائی

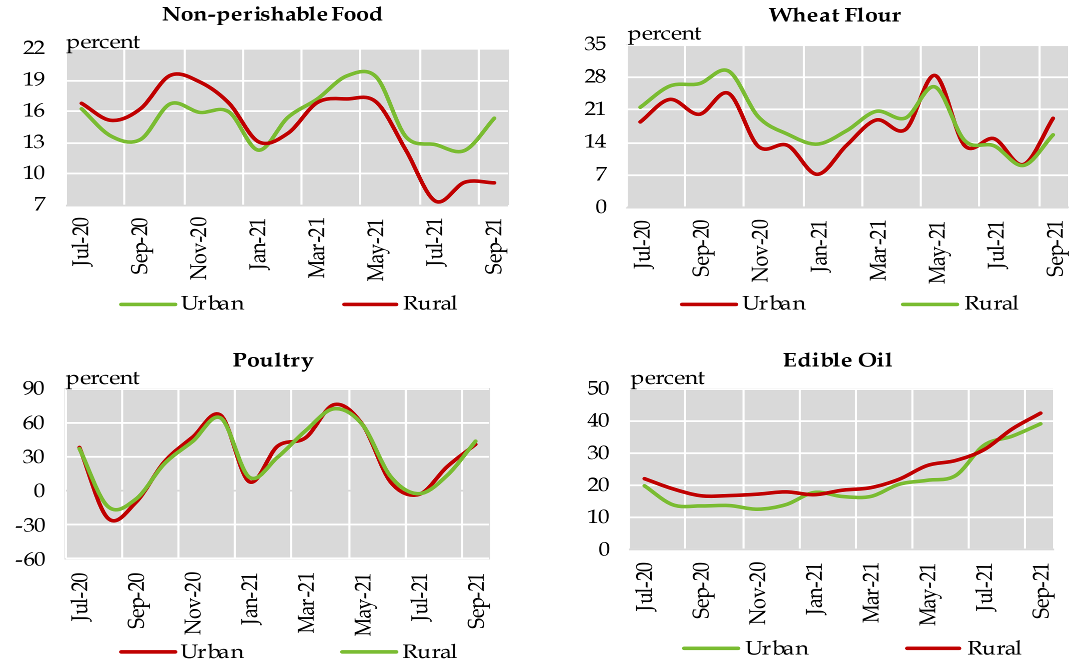

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[24] سہ ماہی کے اختتام تک گندم کی کل دستیابی 28.231 ملین میٹرک ٹن تھی۔ اس میں 27.50 ملین میٹرک ٹن کی پیداوار اور 0.731 ملین میٹرک ٹن کا باقی ماندہ ذخیرہ شامل ہے جبکہ ملکی ضرورت 30.27 ملین میٹرک ٹن تھی۔

[25] اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گندم کی فصل مالی سال 21ء کے ایم ایس پی کو بڑھا کر 1800 روپے فی 40 کلوگرام کی سطح تک پہنچادیا جبکہ قبل ازیں 1400 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔ سندھ نے یک طرفہ طور پر 2,000 روپے فی 40 کلوگرام تک بڑھادیا۔

[26] سبسڈیز واپس لینے کی کوشش میں اجرا کی کم از کم قیمت میں 32 فیصد اضافہ ہوگیا جو 1475 روپے سے بڑھ کر 1950 روپے ہوگیا۔

[27] مالی سال 21ء کے دوران پنجاب میں ایم ایس پی میں 10 روپے فی 40 کلوگرام اور سندھ میں 202 روپے فی 40 کلوگرام اضافہ ہوگیا۔

[28] مالی سال 21ء کے دوران گنے کی پیداوار 81.0 ملین میٹرک ٹن کی سطح پر رہی جبکہ مالی سال 20ء میں 66.4 ملین میٹرک ٹن تھی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے 157,800 ملین میٹرک ٹن چینی درآمد کی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 30,100 ملین میٹرک ٹن کی قلیل درآمد کی گئی تھی۔

شکل 3.16: درآمدات کی اکائی قدر

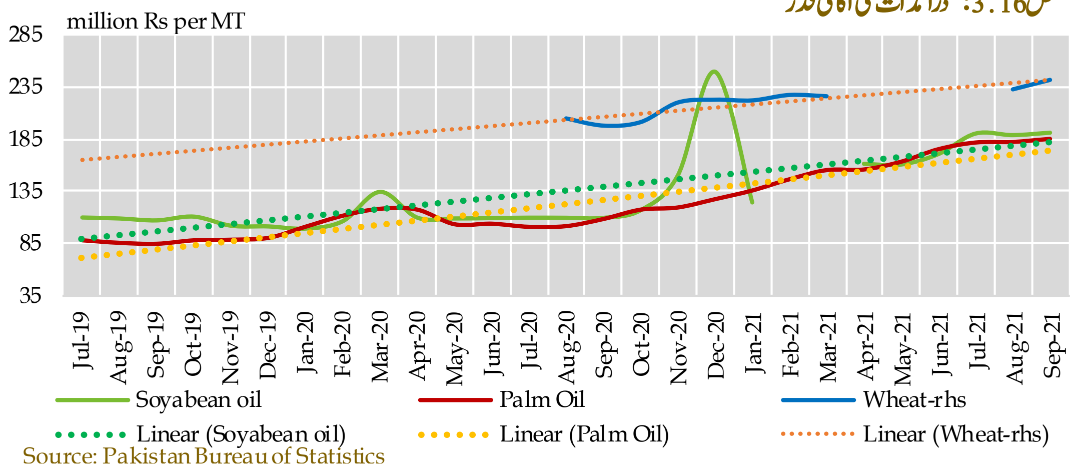

Source: Pakistan Bureau of Statistics

دوسری طرف زیرِ جائزہ مدت کے دوران کچھ غذائی اشیا کی مہنگائی میں کمی درج کی گئی۔ مثال کے طور پر، دالوں کے ضمن میں، درآمدی دالوں کی اکائی قیمتوں میں سال بسال اضافے کے باوجود بعض زمروں کی بہتر پیداوار کے ساتھ بلند درآمدات نے زیرِ جائزہ مدت کے دوران قیمتوں کو مستحکم رکھا۔

چٹنی اور مسالوں کے ضمن میں، درآمدی اکائی قیمتوں میں اضافے کے باوجود گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مہنگائی کے دباؤ میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ اس کی وجہ ملکی پیداوار میں بہتری کو قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ مالی سال 22ء کے دوران مرچوں کی فصل کی پیداوار کے ہدف میں تقریباً 4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اکتوبر 2020ء سے تلف پذیر اشیائے خوردونوش کی رسد خاصی حد تک مناسب رہی ہے۔ نیتجتاً مذکورہ گروپ، جو تازہ سبزیاں، پھل، ٹماٹر، آلو اور پیاز پر مشتمل ہے، میں مہنگائی اس وقت سے کم ہو رہی ہے۔ بہتر مقامی پیداوار اور بلند درآمدات نے زیرِ جائزہ مدت میں طلب و رسد کے فرق کو بڑی حد تک قابو میں رکھا ہے۔

بین السطور مہنگائی بڑی حد تک مستحکم رہی

متحرک اوسط رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کا کورس وسیع پیمانے پر مستحکم ہے (**شکل 3.19**)۔ تاہم، جولائی 2021ء کے دوران مکانوں کے

شکل 3.17: گندم کی مہنگائی

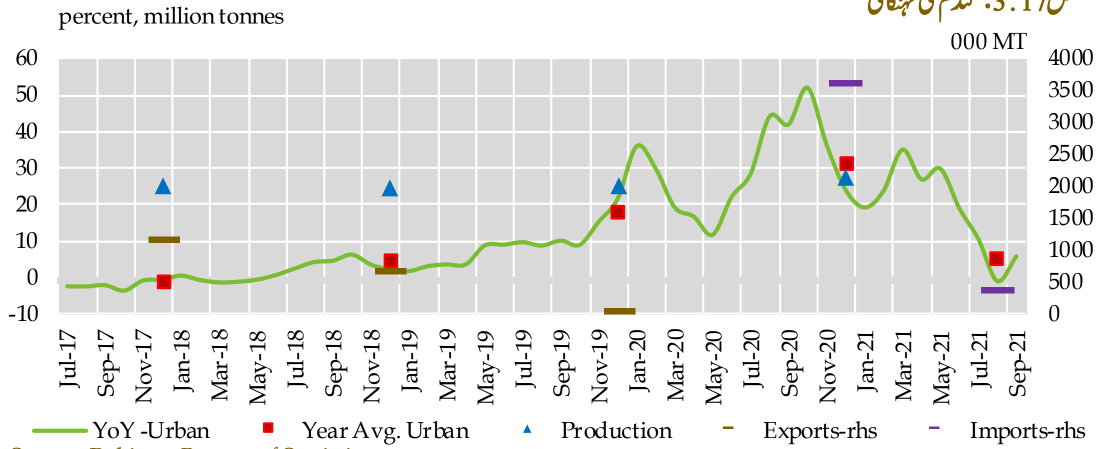

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل3.18: سرکاری شعبے میں گندم کی خریداری

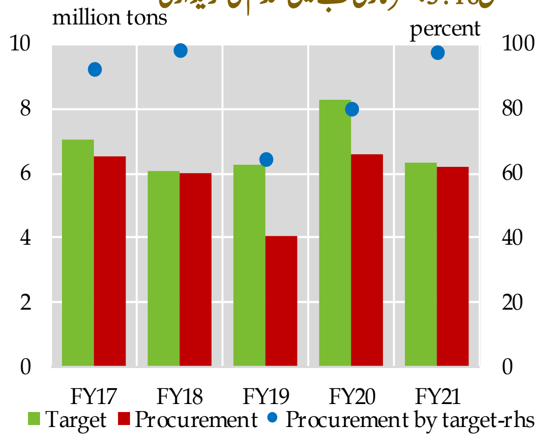

Source: Provincial Food Departments

کرایے، اشیا اور خدمات کے تینوں گروپوں کے نتیجے میں شہری زمرے کے لیے اس میں سال بسال بنیاد پر معمولی اضافہ ہوا۔ اسی طرح گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سہ ماہی اوسط میں 100 بیسس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔

قوزی مہنگائی میں سال بسال اضافے کی وجہ متعدد عوامل کو قرار دیا جاسکتا ہے، جن میں شامل ہیں: i) ملکی طلب میں اضافہ جیسا کہ طلب کے بلند تعداد کے اظہاریوں سے عکاسی ہوتی ہے، ii) ایندھن کی بلند قیمتوں کی وجہ سے نقل و حمل کی لاگت میں اضافہ، iii) گاڑیوں اور پوسٹل خدمات پر حکومتی خدمات / ٹیکس چارجز میں ردوبدل، جن میں گذشتہ بجٹ میں کووِڈ سے متعلقہ نرمی کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی، iv) دھات کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے جاری منفی اثرات اور v) شرحِ مبادلہ کی فرسودگی کا تاخیری اثر۔

دریں اثنا، شہری علاقوں کی قوزی مہنگائی میں اضافہ ہوا، جس میں قیمتوں کا دباؤ خدمات کے مقابلے میں اشیا پر زیادہ مرکوز تھا۔ اشیا میں، گذشتہ برس کے مقابلے کپڑوں اور جوتے کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ کپاس، جو کہ ٹیکسٹائل کی صنعت کے لیے اہم خام مال ہے، کی قیمتوں میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بے لگام اضافہ دیکھا گیا کیونکہ مالی سال 21ء سے جاری پیداوار میں کمی سے طلب اور رسد کا فرق بڑھتا رہا اور اسے مہنگی درآمدات سے پورا کیا گیا۔ نتیجتاً، سوتی کپڑوں اور تیار ملبوسات پر مہنگائی کا دباؤ بلند رہا۔

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیراتی خام مال کی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر، لوہے کی سلاخوں کی قیمتوں میں اضافے نے مجموعی تعمیراتی خام مال کے اشاریے کو بڑھا دیا۔ بڑھتی ہوئی تعمیراتی سرگرمیوں کے علاوہ، دھات کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے بھی بڑھتی ہوئی مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا۔

شکل3.19: غیر غذائی غیر توانائی – سال بسال نمو

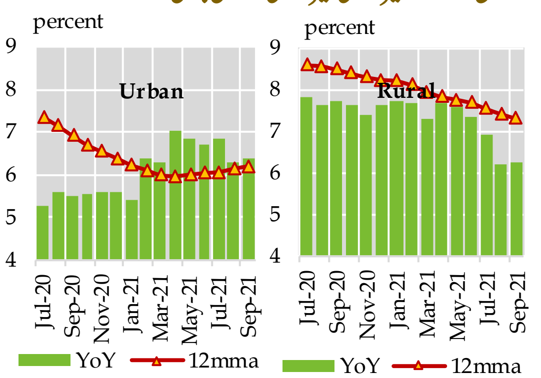

Source: Pakistan Bureau of Statistics

دوسری جانب، بہت کم ذیلی گروپوں کی مہنگائی میں سست روی درج کی گئی۔ مثال کے طور پر، سستی کاروں پر ٹیکسوں میں کمی کے حکومتی فیصلے نے موٹر گاڑیوں کے گروپ میں مہنگائی پر اثر ڈالا۔ 850 سی سی تک کی کاروں پر ایف ای ڈی کا خاتمہ اور 850 سی سی تک کی کاروں پر سیلز ٹیکس کو 17 فیصد سے کم کرکے 12.5 فیصد تک کر دیا گیا۔ ٹیکس میں ان تبدیلیوں سے موٹر گاڑیوں کے گروپ میں مہنگائی کا بڑھتا ہوا رجحان رُک گیا۔ ذاتی استعمال کی اشیا میں بھی تفریطِ زر دیکھی گئی، کیونکہ عالمی سرگرمیوں میں بحالی اور کمی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے سونے جیسی قیمتی دھات کی قیمتوں میں کمی درج کی گئی۔

خدمات کے گروپ میں، مہنگائی میں کچھ اضافہ اساسی اثرات کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ قیمتوں کا موازنہ اس زیریں سطح سے کیا جاتا ہے جو گذشتہ برس حکومت کی جانب سے مالی سال 21ء کے بجٹ میں فراہم کردہ کووِڈ سے متعلق امداد کے دوران غالب تھی۔ مثال کے طور پر، گاڑیوں کا ٹیکس اور پوسٹل خدمات اس مخصوص زمرے میں آتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کی خدمات میں، ایندھن کی بلند قیمتوں کی وجہ سے مہنگائی بڑھ گئی کیونکہ گذشتہ برس تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے

اینِدھن کی کم قیمت نے ٹرانسپورٹ کے کرایوں کو متاثر کیا تھا۔ معیشت میں بحالی کا اثر تفریحی اور ثقافتی خدمات پر بھی نظر آیا کیونکہ مذکورہ گروپ میں مہنگائی بڑھ گئی۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران مکان کے کرایے بھی مہنگے ہوگئے جو گذشتہ برس وبائی مرض کے آغاز کے بعد کم ہو گئے تھے۔

دوران سہ ماہی بلند اساسی اثر کی وجہ سے سال بسال بنیاد پر اجرت کے دباؤ محدود رہے۔ تاہم، مالی سال 22ء کے آغاز سے لے کر اب تک ماہانہ سال بسال اعداد و شمار بڑھتے ہوئے اجرت کے دباؤ کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ جولائی 2021ء کے دوران تعمیراتی اجرت کی شرح میں مہنگائی 5.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ مالی سال 21 کی پورے سال کی اوسط 5.1 فیصد رہی، جو گذشتہ برس کی پست سطح کے مقابلے میں اجرت میں بحالی کی عکاسی کرتی ہے (**شکل 3.20**)۔

شکل 3.20: شہری تعمیراتی اجرتوں میں سال بسال مہنگائی

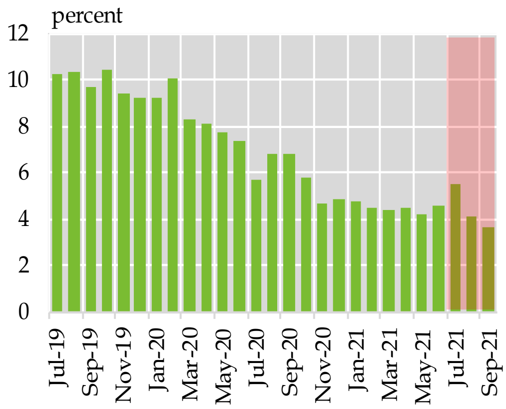

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اس کے برخلاف، مالی سال 22ء کے آغاز سے ہی دیہی علاقوں کے لیے سال بسال بنیاد پر غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں کمی آ رہی ہے، جو اساسی اثر،[29] دیہی زمروں کے لیے درآمدی مہنگائی میں فرق، اور باسکٹ کے تفرق کو ظاہر کرتی ہے۔

اشیا کے زمرے کے اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بالخصوص دیہی علاقوں اور شہری علاقوں کی کھپت کی باسکٹ میں فرق کی وجہ سے مہنگائی میں کمی چند ذیلی گروپوں تک مرکوز تھی۔ مثال کے طور پر، سوتی کپڑوں، جوتوں، ملکی ٹیکسٹائلز اور فرنیچر اور فرنشنگ کی قیمتوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ کپڑوں اور جوتوں کے زمرے میں کچھ برانڈڈ اور درآمدی اشیا نے شہری باسکٹ میں مہنگائی کو بڑھائے رکھا؛ جبکہ دیہی باسکٹ میں ان اشیا کی عدم موجودگی نے دیہی مہنگائی کو پست رکھا۔

توانائی کی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں دونوں کے لیے توانائی کی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ گیس کے اشاریے کے علاوہ، سہ ماہی کے دوران توانائی گروپ کے دیگر تمام ذیلی اشاریوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

شکل 3.21: پیٹرول کی قیمت کے اجزائے ترکیبی

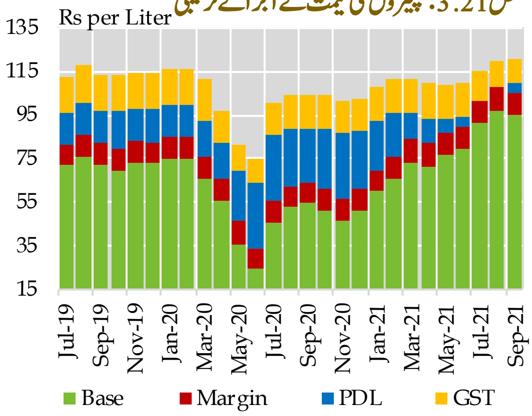

Source: Oil and Gas Regulatory Authority

29 گذشتہ سال، دیہی قوزی مہنگائی بلند تھی جو لاک ڈاؤن کے دوران شہری علاقوں کے مقابلے میں دیہی زمرے میں کم متاثر معاشی سرگرمیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ لاک ڈاؤن کے بعد خاندان کا کم از کم ایک فرد شہری یا دیگر علاقوں سے دیہی علاقوں میں واپس آیا ہے۔ دریں اثنا، محدود اقتصادی سرگرمیوں اور متعلقہ پست طلب کے درمیان شہری قوزی مہنگائی میں کمی واقع ہوئی۔ اپریل 2021ء کے بعد سے، نقل و حرکت اور سکونت کے لیے گوگل کی جانب سے نقل و حرکت کے اعداد و شمار بھی بڑے شہروں میں سرگرمیوں میں اضافے کو سپورٹ کرتے ہیں، جو دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف بڑھتی ہوئی نقل مکانی کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ شہری علاقوں میں اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی کا اظہار کرتا ہے، جو شہری مہنگائی میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔ اس کے برعکس دیہی علاقوں میں مہنگائی میں کمی آئی۔

موٹر ایندھن کے ضمن میں، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں زمروں میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسط مہنگائی میں 15 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ صارفین پر بلند عالمی قیمتوں کے اثرات کی کم سے کم منتقلی کے لیے حکومت کی جانب سے پیٹرولیم ڈیویلپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) اور پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کو کم کرنے کے فیصلے کے باوجود مہنگائی بڑھ گئی (**شکل 3.21**)۔ درحقیقت، توانائی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ تیل کی عالمی قیمتوں میں مستقل اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے، جو ستمبر 2021ء میں 80 ڈالر فی بیرل سے بڑھ گئیں، اور تین سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں (**شکل 3.22**)۔

شکل 3.22: ایندھن کی قیمتیں

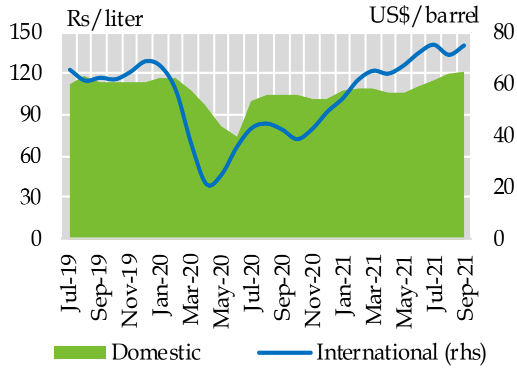

Source: Pakistan Bureau of Statistics; State Bank of Pakistan and Bloomberg

اسی طرح، بجلی کے چارجز کی مہنگائی میں دوہندسی اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران معمولی اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ گردشی قرضے کے مسائل کو حل کرنے کے لیے فروری 2021ء میں تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) کے بنیادی نرخ میں 1.95 روپے فی کلوواٹ اضافے کے ساتھ ساتھ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں عائد کیے گئے ماہانہ فیول چارج ایڈجسٹمنٹ کی عکاسی کرتا ہے (**شکل 3.23**)۔

شکل 3.23: ایندھن کے چارجز میں ردوبدل

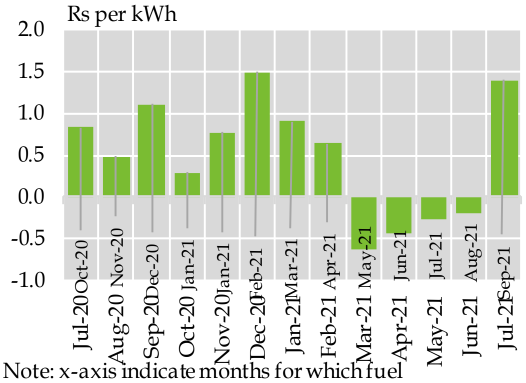

Note: x-axis indicate months for which fuel charge adjustment was charged
Source: National Electric Power Regulatory Authority

مزید برآں، لیکوئڈ ہائیڈروکاربن (ایل پی جی) کا زمرہ توانائی کی مہنگائی کے مجموعی اضافے میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ پروپین اور بیوٹین کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے بعد، اہم درآمدی مواد، ملکی ایل پی جی کی قیمتیں جولائی 2021ء سے دباؤ میں ہیں۔